

پروفیسر ڈاکٹر ثار محمد چیمبر مین

ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

خبیث اور حرام اشیاء کی حرمت (اسلام کا فلسفہ حلال و حرام طب جدید کے تناظر میں)

اسلام میں حلال اور حرام ماکولات کا تصور:

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اور وہ انسان کی فطرت اور اس کی جسمانی ضروریات سے بھی بخوبی واقف ہے اسی بناء پر جن چیزوں کا استعمال انسانی صحت کے لئے معر ہے ان کو حرام قرار دیا گیا۔ اور جن اشیاء کا کھانا انسانی صحت کے معر نہیں ان کے استعمال کی کھلم کھلا اجازت دیدی حلال اور حرام کے بارے میں قرآن کریم نے ایک بنیادی اصول وضع کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْغَبِيَّاتِ (۱)

ترجمہ: وہ ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے اور ان کے لئے سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: تَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَلَا تَقْرَبُوا الشَّجَرَيْنِ اللَّذَيْنِ بَيْنَهُمَا إِذَا كُنَا فِي الشَّجَرَيْنِ اللَّذَيْنِ بَيْنَهُمَا (۲)

ترجمہ: ان چیزوں میں سے کھاؤ جو زمین میں حلال اور پاکیزہ ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ تَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَلَا تَقْرَبُوا الشَّجَرَيْنِ اللَّذَيْنِ بَيْنَهُمَا إِذَا كُنَا فِي الشَّجَرَيْنِ اللَّذَيْنِ بَيْنَهُمَا (۳)

ترجمہ: ہم نے جو سقری اور عمدہ چیزیں تمہیں دی ہیں وہ کھاؤ۔

درج بالا آیات میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سے ایک حلال اور دوسرا طیب ہے۔

قواعد کی رو سے یہاں حلال کے لئے طیب کا لفظ اسم صفت کے طور پر استعمال ہوا۔ اور حلال کا لفظ طیب کا اسم موصوف ہے یہاں حلال کے ساتھ طیب کا لفظ اسم صفت کے طور پر استعمال کر چسے مراد یہ ہے کہ ایسا حلال کھانا کھاؤ جو طیب بھی ہو گو یا غیر طیب حلال کھانا شرعاً جائز نہیں ہے۔

طیب کا لفظ خبیث کی ضد ہے اور یہ مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(i) حلال کھانے کے لئے (ii) پاک دامن عورت کے لئے۔

(iii) کسی چیز یا جگہ میں بہت زیادہ خیر اور بھلائی ہو تو اس کے لئے شیء طیب اور بلدۃ طیبہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔⁽¹⁾

طعام طیب سے مراد لذیذ اور عمدہ خوراک ہے۔⁽²⁾

اس کے برعکس قرآن کریم میں خبیث کا لفظ ہمیشہ طیب کے ضد کے طور پر استعمال ہوا ہے

ارشاد ہوتا ہے۔ الف: قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ⁽³⁾

ترجمہ: کہہ دو کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے

ب: لَيَجْمَعُ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ⁽⁴⁾

ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے۔

پ: وَ يُجْعِلُ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَ⁽⁵⁾

ترجمہ: اور ان کے لئے سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔

خبیث سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو قرآن کریم نے حرام قرار دیا ہے ماکولات میں جب کسی چیز کا ذائقہ خراب ہو جائے اس میں سے بد بو آنے لگے اس کا رنگ متغیر ہو جائے تو اس کے لئے خبیث الطعام اور خبیث اللون کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں گویا تمام حلال ماکولات میں سے جب بد بو آنے لگے اس کا ذائقہ خراب ہو جائے یا اس کا رنگ متغیر ہو جائے تو اس پر خبیث کا اطلاق ہوتا ہے اور اس کا استعمال شرعاً جائز نہیں ہے۔ اسی طرح جو جانور کسی بیماری میں مبتلا ہو تو حلال طریقے سے ذبح ہونے کے باوجود اس گوشت کو نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اس کے گوشت پر بھی لفظ خبیث کا اطلاق ہوتا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی گوشت یا پھل وغیرہ گل سڑ جائیں یا اس میں کیڑے پیدا ہو جائیں تو بھی اس پر خبیث کا لفظ صادق آتا ہے۔ اور اس کے استعمال سے اجتناب میں انسانوں کی بھلائی ہے۔ فدا کی اجتناس کے ضمن میں اسلام نے اتنی فراخ دلی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اہل کتاب کے پاک اور حلال کھانے کو بھی مسلمانوں کے لئے جائز قرار دیا ہے ارشاد باری ہے۔

وَلَكُمْ مِنَ الْبَنَاتِ أَوْ تُولُوا الْبَنَاتِ حَلَالٌ لَكُمْ (المائدہ: 5)

ترجمہ: اور تمہارے لیے اہل کتاب کے گھروں کا کھانا جائز ہے۔

ذبح کا اسلامی طریقہ اور اس کی طبی افادیت

اسلام نے جانوروں سے گوشت حاصل کرنے کے لئے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے قرآن کریم نے جانور ذبح کرنے کے لئے ذبح کے ساتھ ساتھ ذکیہ کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔

ذکیہ^(۱) کے لفظی معنی ہیں پاک کرنا اور کسی چیز کو قابل استعمال بنانا ہے رسول کریمؐ نے کسی بھی ایسے جانور کا گوشت کا کھانا حرام قرار دیا ہے جو بغیر ذبح کے زندہ جانور سے کاٹا گیا ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے

ان النبی صلعم قال . ما قطع من بهیمۃ وہی حیۃ فہما قطع منها فہو میتہ^(۲)

ترجمہ: نبی کریمؐ نے فرمایا ہے جس کسی نے کسی زندہ جانور کے گوشت سے جو ٹکڑا کاٹا وہ مردار ہے۔

جب رسول کریمؐ مدینہ تشریف لائے تو وہاں پر لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان کاٹ کر کھایا کرتے تھے آپ ﷺ

نے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ ما قطع من البہیمتہ وہی حیۃ فہو میتہ^(۳)۔

ترجمہ: جس کسی نے کسی زندہ جانور کے جسم سے ٹکڑا کاٹا وہ مردار ہے۔

رسول کریم ﷺ کے فرمودات کی بناء پر لوگوں نے زندہ جانوروں کا گوشت کاٹنا ترک کر دیا اور اس طرح

جانوروں کو ایک بہت بڑے ظلم سے نجات مل گئی۔^(۴)

اسلام نے ذبح کا جو طریقہ بتایا ہے وہ جانوروں کو ذیت سے ہلاک کرنے کے مقابلہ میں کم تکلیف دہ اور

سہل ہے اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے سے جانوروں کے جسم کا تقریباً پورا خون بہہ جاتا ہے اور گوشت کا ذائقہ بھی

بدبودار نہیں ہوتا اگر خون جانور کے جسم میں رہ جائے تو یہ گوشت کو جلد خراب کرنے کا باعث بنتا ہے اور گوشت میں سے

بدبو بھی آنے لگتی ہے اور اس قسم کا گوشت کھانا بیماری کا باعث بنتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے:

ان رسول اللہ امر ان تخذ الشفاء وان توارى عن البہایم و قال اذا ذبح احدکم فلیجھز^(۵)

ترجمہ: رسول اللہؐ نے حکم دیا ہے کہ چھریاں خوب تیز کرو اور انکو جانوروں سے چھپا کر لے جاؤ اور جب ذبح کرو تو

جلدی کرو۔

(۱) لسان العرب زیر لفظ ”ذکی“ (۲) سنن ابن ماجہ ابواب الصيد باب ما قطع من البہیمۃ

(۳) (۱) ترمذی کتاب الصيد (۲) ابوداؤد کتاب الضحایا (۳) مسند احمد ۵: 218

(۴) نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے پوری عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ وما ارسلک الا رحمۃ للعالمین . جانور بھی آپ کی رحمت سے

مستفید ہوئے ہیں۔ (۵) ابن ماجہ ابواب الذابحین ص ۱۰۸ (۲) مسند احمد ۲: 108

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتله واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح وليحد احدكم شفرته فاحسن ذبيحته^(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کی ہدایت فرمائی ہے اگر تم کسی کو قتل بھی کرو تو اسے بھی جلد از جلد انجام دو اور اگر ذبح کرنے لگو تو بھی چابکدستی سے کرو چھری کو اچھی طرح تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام دو ذبح کا طریقہ بتاتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلهم الذكاته في الحلق^(۲)

ترجمہ: ابن عباسؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ذبح کرنا حلق پر ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ ان الذكاة في الحلق واللبي ولا تعجلوا الا نفس ان تزهاق^(۳)

ترجمہ: جان لو کہ جانور کا ذبح کرنا حلق اور منخر پر ہے اور جانور کی کھال اتارنے میں جلدی نہ کرو۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں غر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

نحر سے مراد گلا ہے اور یہاں حدیث شریف میں اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں پر جانور کو ذبح کیا جاتا ہے^(۴)

ذبح کرتے وقت اگر جانور کا سر تن سے الگ بھی ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔^(۵)

اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے سے جانور کی گردن کے سامنے کی طرف خون کی چار نالیاں جل الوريد Jugular Veins اور شریان سباتی Carotid arteries یعنی گردن کی رگیں اور حرام مغز نکلتا ہے جس کی وجہ سے جانور فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے اور خون دماغ تک پہنچنے کی بجائے تیزی سے باہر بہنے لگتا ہے حرام مغز نک جانے کے باعث دماغ اور جسم کا رابطہ منقطع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جانور اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو زور زور سے ہلاتا ہے اور اس طرح اس کے جسم میں رکا ہوا خون بھی باہر بہہ جاتا ہے۔

یورپ اور امریکہ میں جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے پہلے اس کو بے ہوش کیا جاتا ہے اور اس کے لئے وہ جانور کے سر پر فائر کرتے ہیں یا ایک وزنی تھوڑا مارتے ہیں یا بجلی کا کرنٹ لگایا جاتا ہے بے ہوش ہونے کے بعد اسے الٹا لٹکا کر ایک مشین آرہ کے ذریعے یا خود ہاتھوں سے اس کا سر گردن کی طرف سے کاٹا جاتا ہے۔^(۶)

(۱) صحیح مسلم کتاب الصيد باب الامر باحسن الذبح (ii) ابوداؤد کتاب الضحایا باب الرفق بالذبیحة

(۲) صحیح بخاری کتاب الذبائح باب النحر والذبح (۳) (i) ایضا (ii) سنن الکبریٰ للبیہقی

(iii) نصب الرایۃ لاحادیث الہدیہ 484:2 (4) صحیح بخاری کتاب الذبائح باب النحر والذبح

(5) احسن التعلیل 540:542 (6) سنن ابی داؤد کتاب النحر والذبح 502:503

جدید طبی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ چوٹ لگنے کے بعد جسمانی بافتوں میں ایک کیمیائی عنصر کا اخراج ہوتا ہے جس کو ہسٹامین (Histamine) کہتے ہیں ہسٹامین^(۱) سے خون کی نالیاں پھول جاتی ہیں اور ان میں زیادہ خون جمع ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے گوشت کا رنگ گہرا سرخ ہو جاتا ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ گوشت کھانے کا نہیں رہتا۔

اسی بناء پر قرآن کریم نے ان تمام جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا ہے جس کو صحیح طریقے سے ذبح نہ کیا گیا ہو۔

قرآن کریم کے حرام کردہ جانور

قرآن کریم نے جن جانوروں کے گوشت کا کھانا حرام قرار دیا ہے ان کی تفصیل درج ذیل آیت میں دی گئی ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلِيَ لِلْغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْفُوذَةُ وَ الْمُتَرَدِّدَةُ وَ الطَّيْحَةُ وَ مَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ أَنْ تَسْتَفْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فَسُقُ الْيَوْمَ يَسُ الْيَتِيمَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَّمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِإِلَهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ^(۲)

ترجمہ: تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور وہ جانور جس پر کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو گلہ گھونٹ کر یا چوٹ سے یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے مر گیا ہو اور جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو مگر جسے تم نے ذبح کر لیا ہو اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ جوئے کی تیروں سے تقسیم کر دیا ہو سب گناہ ہیں۔۔ پھر جو کوئی بھوک سے بیتاب ہو جائے لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ كَمَا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمِ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلِيَ لِلْغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَ لَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ^(۳)

ترجمہ: کہہ دو کہ اس وحی میں جو مجھے پہنچی ہے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہو یا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا وہ ناجائز ذبح جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے پھر جو شخص بھوک سے بے اختیار ہو جائے ایسے حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

درج بالا آیت میں جن جانوروں کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

المیثہ (مردار جانور) بیماری یا طبعی موت سے مرجانے والا یا اسلامی طریقہ کے بغیر ذبح کئے جانے والا جانور۔

(۱) انسائیکلو پیڈیا آف میڈیسن اینڈ سرجری زیر لفظ Histamin (۲) المائدہ ۵: ۲ (۳) الانعام ۱۴۵: ۶

الدم (خون) اس سے مراد وہ خون ہے جو جانور کے ذبح کرنے کے بعد بہہ جائے اسی کو دم مسفوح (بہنے والا خون) بھی کہا جاتا ہے ذبح کرنے کے بعد جو تھوڑا بہت خون گوشت سے لگا رہے یا گوشت کے اندر رہ جائے وہ حرمت کے حکم میں نہیں آتا۔

خنزیر کا گوشت۔ خنزیر کو اردو میں سور اور انگریزی میں Pig کہا جاتا ہے اور اس کے گوشت کو PORK کہتے ہیں۔

المنخنقة: وہ جانور جو گلا گھٹنے سے مرجائے

الموقودتہ: ضرب یا چوٹ سے بغیر ذبح کے مرجانے والا جانور

المتردبۃ: بلندی سے گر کر ہلاک ہونے والا جانور

المنطیحة: سینگ کی چوٹ سے بغیر ذبح کے مرجانے والا جانور

ما اکل السبع: کسی درندے کی چیر پھاڑ سے مرجانے والا جانور

المیتہ: مردار

قرآن کریم نے مردار جانور کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

شریعت میں میتہ سے مراد

ما فارقتہ الروح بغیر ذکاتہ وہی محرمة کھلا (۱)

ترجمہ: وہ جانور جو بغیر ذبح کے مرجائے یہ پورا کا پورا حرام ہے

تاہم اس میں مچھلی اور مٹھی شامل نہیں ہے۔ کسی بھی جانور کے موت کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔

بڑھاپے اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے گویا وہ جانور اس قدر کمزور ہو گیا تھا کہ اس میں مزید زندہ رہنے کی سکت نہ رہی۔

کسی بیماری کی وجہ سے گویا اس کا جسم مختلف قسم کی بیماریوں اور جراثیموں کی آماجگاہ بن گیا اور اس کے جسم اور

گوشت میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔ (۲)

وجہ کوئی بھی ہو اس قسم کے جانور کا گوشت کھانا انسانی صحت کے لئے معر ہے اور اس سے انسان بیمار پڑ سکتا

ہے اس کے علاوہ انسان کو بھی وہ بیماری لگ سکتی ہے جس کی بناء پر اس جانور کی موت واقع ہوئی ہے۔ عام طور پر جانور

جراثیم یا وائرس سے بیمار پڑتے ہیں اور اسی سے ان کی موت بھی واقع ہوتی ہے اسی لئے قرآن کریم نے مردار کا گوشت

مضر صحت ہونے کی بناء پر کھانے کے لیے ممنوع قرار دیا ہے۔ (۳)

(۱) تاج العروس زیر لفظ "موت" (۲) طب نبوی (ن) ص: 153

(۳) مع الطب فی القرآن الکریم 132 تا 134

(گوشت)۔۔۔۔۔ بیماری پیدا کرنے والے طفیلی کیڑوں کا منبع)

بہت ساری ایسی بیماریاں جو طفیلی کیڑوں کے باعث پیدا ہوتی ہیں وہ انسان کو ایسا گوشت کھانے سے لگتی ہیں جو خراب ہو یا صحیح طریقے سے پکا ہوا نہ ہو اسی بناء پر رسول کریم صلعم نے گوشت کو صحیح طریقے پر پکانے کا حکم دیا ہے آپ نے ہمیشہ اس طعام کو پسند فرمایا جو آگ پر صحیح طریقے سے پکایا گیا ہو آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

اطیب طعامکم مامستہ النار ^(۱) ترجمہ: تمہارا سب سے اچھا کھانا وہ ہے جو آگ پر پکایا گیا ہو۔

گوشت کو آگ پر صحیح طریقے سے پکانے سے اس کے اندر موجود جراثیم مر جاتے ہیں اور وہ کھانے کے قابل ہو جاتا ہے تاہم آگ پر پکانے سے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ وہ بالکل جل نہ جائے ورنہ اس کھانے میں موجود ضروری غذائی مواد بھی ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ فائدے کی بجائے نقصان کا باعث بنتا ہے۔

(مردار کا گوشت)۔۔۔ انقش کا ایک ذریعہ)

ذبح نہ ہونے کی بناء پر مردار جانور کے جسم سے خون خارج نہیں ہوتا اور تمام کا تمام خون اس کے جسم کے اندر ہی جم جاتا ہے یہ گوشت اور نچوڑ خون بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کے تیز تر نشوونما کے لئے غذائی مواد بہم پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ان جراثیم (مائیکروب) کی وجہ سے گوشت بہت جلد گل سڑ جاتا ہے اور یہ پھر انسانی استعمال کے قابل نہیں رہتا نزول قرآن کے وقت کوئی بھی ان سائنسی حقائق سے واقف نہیں تھا کہ بیماریاں کیسے پھیلتی ہیں اور مرض کو معبودوں کی تافرمانی پر محمول کیا جاتا تھا۔ ^(۲) پندرہویں صدی میں ایک اطالوی ڈاکٹر فرناؤ ^(۳) (1485-1553) Fracastord نے اس بات کا پتہ چلایا کہ بیماریاں نضحی نضحی مخلوق کے ذریعے ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگتی ہیں اس کے کئی سو سال بعد بیماریوں کے پھیلاؤ میں جراثیم کے کردار کا صحیح سائنسی بنیادوں پر پتہ چلا۔

لوئس پاسچر Louis Pasteur ^(۴) نے 1857 میں بتایا کہ کسی چیز کے گلنے سڑنے کی وجہ اس چیز کے اندر ایک خاص قسم کے جراثیم کا پیدا ہونا ہے اور وہ بیماری کا باعث بنتا ہے۔

(۱) مسند احمد 2: 2 ص: 282 (2) تاریخ طب ص: 17 (2) ڈاکٹر فرناؤ مشہور اطالوی فریڈن ماہر فلکیات اور جیالوجسٹ تھا اس نے وہابی امراض کا بغور مطالعہ کیا۔ اور کہا کہ اسکا (دیکھیے انسائیکلو پیڈیا رٹانیکا پیر لفظ "Fracas" سبب نضحی نضحی مخلوق ہے جسکو جراثیم کہتے ہیں۔ اس کے انہی تحقیقات کی بناء پر پوری دنیا میں مشہور ہوئے۔

(3) Louis pasteur (1822-1895) فرانسیسی کیمسٹ اور مائیکرو بیالوجسٹ تھا اس نے چیزوں کے گلنے سڑنے کی وجہ

دریافت کی۔ اور کہا کہ مائیکروارگن ازم کی وجہ سے چیزیں سڑتی ہیں۔ (انسائیکلو پیڈیا رٹانیکا (Pasteur)

19 دس صدی کے اختتام تک جراثیم (مائیکروب) کی نشوونما کے لئے لیبارٹریوں میں نئے نئے طریقے دریافت ہوئے کلچرٹ میں مائیکروب کے تیز تر نشوونما کے لئے ان کو خون یا گوشت میں رکھا جاتا ہے جس سے جراثیم (مائیکروب) کی تعداد لاکھوں کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔

عصر حاضر کے مائیکروبیالوجسٹ کو اس حقیقت میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا کہ خون اور گوشت بہت ساری مائیکروب کے نشوونما میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے مردار کا گوشت اور خون کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے کیونکہ یہ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم (مائیکروب) کی بہترین آماجگاہ ہوتی ہیں۔^(۱)

(خون)-----الدم-----Blood)

قرآن کریم میں خون کی حرمت کا ذکر درج ذیل آیات میں ہوا ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْبَيْضِ (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْبَيْضِ (۳)

ترجمہ: تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کر دیا گیا ہے

ایک اور جگہ خون کی مزید وضاحت کردی گئی کہ خون سے کس قسم کا خون مراد ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔

لَقَدْ لَاحِظْنَا فِي مَا أُوحِيَ إِلَيْنَا مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مُسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ

بَيْضٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ (۴)

ترجمہ: کہہ دو کہ میں اس وحی میں جو مجھے پہنچتی ہے کسی چیز کو کھانے والے پر حرام نہیں پاتا جو اسے کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے۔

یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ خون مختلف قسم کی بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیموں

(Microbes) کے نشوونما کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔

اسی بناء پر لیبارٹریوں میں جب کسی مریض کے پیپ وغیرہ کوٹ کیا جاتا ہے تو اس کو خون یا اس سے تیار

شدہ ایک مرکب میں ڈال دیا جاتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے پیپ کے جراثیم (مائیکروب) کی تعداد بڑھنی شروع ہو جاتی

1) Blood and flush in quran and science p: 4-7

(II) مع الطب فی القرآن الکریم ص: 134-135 (III) الاسلام والطب الحدیث ص: 63

(2) البقرہ 173:2 (3) النحل 115:16 (4) النعام 145:6

ہے۔ پھر جراثیم (مائیکروب) کی پہچان اور ان پر دوائیوں کے اثرات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ خون کے کھانے سے ان میں موجود بیماری پیدا کرنے والے جراثیم انسانی جسم میں داخل ہو کر اسے بیمار کر سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جس جانور کا خون صحیح طریقے سے بہہ نہ جائے تو اس کا گوشت بہت جلد خراب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے جسم میں خون رہ جانے کے سبب اس میں مختلف بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم بننا شروع ہو جاتے ہیں جس کی بناء پر اس کا گوشت بہت جلد گل مر جاتا ہے اور کھانے کے قابل نہیں رہتا۔^(۱)

خون کھانے سے انسانی خون میں یوریا کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو کہ صحت کے لئے مضر ہے۔ کسی بھی جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس سے خون تیزی سے بہنے لگتا ہے اور کچھ دیر کے بعد وہ خون جم جاتا ہے انسانی معدہ میں اس منجمد خون کو ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے جب کوئی شخص یہ خون کھائے تو یہ معدے میں جا کر دوسری غذاؤں کو بھی ناقابل ہضم بنا دیتا ہے اور نظام انہضام میں خرابی پیدا کر دیتا ہے جس کی بناء پر الٹیاں آنے لگتی ہیں اور طبیعت بوجھل اور خراب ہو جاتی ہے^(۲)

جس طرح خون کا کھانا بیماری کا باعث بنتا ہے اسی طرح انتقال خون یعنی بلڈ ٹرانفیوژن (Blood Transfusion) بھی مختلف قسم کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے اگرچہ علماء نے ضرورت کے تحت انتقال خون کو جائز قرار دیا ہے تاہم جدید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ انتقال خون سے بھی بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جن میں یرقان، طیریا، آئسک اور ایڈز وغیرہ شامل ہیں۔^(۳)

جس اندھادھند طریقے سے غریب اور ترقی پذیر ممالک میں انتقال خون ہو رہی ہے وہ خطرے سے خالی نہیں ہمارے ہاں خون میں خطرناک بیماریوں کے وائرس کا پتہ چلانے کے لئے کوئی خاص سٹ نہیں ہوتے نہ ہی خون دینے والے کے جسم میں خطرناک بیماریوں کا پتہ چلانے کے لئے کوئی حلقہ نہ کوشش کی جاتی ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں خون کا پہلے سے مکمل تجزیہ کیا جاتا ہے اور جب خون کے ہر قسم کے وائرس سے پاک ہونے کا شوکیٹ دی جائے تب انتقال خون مکمل میں لائی جاتی ہے ورنہ نہیں۔

ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک میں انتقال خون میں بہت زیادہ احتیاط برتنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم انتقال خون کی بناء پر معاشرے میں بیماریاں ختم کرنے کی بجائے بیماریاں پھیلانے کا باعث بن جائیں وائرس کے حامل خون کا

(۱) لوگس پامچر سے سینکڑوں سال قبل قرآن کریم نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے جسکی بناء پر چیزیں گل مر جاتی ہے۔ کیونکہ ان چیزوں پر "غیث" کا اطلاق ہوتا ہے (۲) (i) مع الطب فی القرآن الکریم ص: 134 (ii) المصالح العقلیہ الاحکام العقلیہ ص: 281-283

انتقال کسی بھی صورت میں اسلام میں جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(خنزیر-----سور کا گوشت)

دیا گیا ہے اور نبی کریم صلعم نے تو خنزیر کی کھال، ہڈی اور چربی سب کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے ارشاد بانی ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ (١)

ترجمہ: ”یقیناً“ تم پر مردار خون اور سور کا گوشت حرام کر دیا گیا ہے“

سور کے گوشت کو صرف اسلام نے حرام قرار نہیں دیا بلکہ یہودیت اور عیسائیت میں بھی اس کا استعمال ممنوع ہے ^(۲) یہودی اپنی الہامی کتاب کا لحاظ کرتے ہوئے اس کو استعمال نہیں کرتے چنانچہ اسرائیل میں خنزیر کے گوشت کی خرید و فروخت پر پابندی لگائی گئی ہے ^(۳) جبکہ عیسائی سور کے گوشت کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں ارشاد نبوی ہے:

عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلعم يقول عام الفتح وهو بمكة ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والا صنم فقبل يا رسول الله ارايت شحوم الميتة فانه يطلى بها السفن وتلذهن بها الجلود ويستبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله عند ذلك قاتل الله اليهود ان الله لما حرم عليهم شحومهما اجملوه ثم باعوه فاكلوا منه (4)

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام قرار دی ہے تو پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول مردار کی چربی کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ اس سے کشتیوں کی طلائی کی جاتی ہے اور جلد کو چمکانا کیا جاتا ہے اس سے چراغ چلائے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کا استعمال بھی حرام ہے اور فرمایا اللہ یہودیوں کو عارت کر دے اللہ نے ان پر مردار اور خنزیر کا گوشت حرام قرار دیا تھا تو انہوں نے اس کو پکھلایا پھر اس کو فروخت کرتے رہے۔ اور پھر اس سے حاصل شدہ رقم کو کھاتے رہے۔

علماء اسلام نے خنزیر کے تمام اعضاء و جوارح کو حرام قرار دیا ہے۔⁽⁴⁾

خنزیر کو مکمل طور پر حرام قرار دینے میں ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ جب اس کا گوشت حرام ہو گیا تو پھر معاشرے میں کوئی بھی اس کو نہیں بالے گا اور اس طرح اس جانور کی نسل نہیں بڑھے گی لہذا جس معاشرے میں سرے سے یہ جانور ہی نہیں

- | | | | |
|-----|----------------------------------|------|--|
| (1) | البقرة 2: 173 | (2) | الانجيلكوبيثيايرثانكيا (مانكرو) زير لفظ Pork |
| (3) | تفسير ماجدي (انگريزي) 1: 106 | (4) | صحیح مسلم کتاب الساعات باب تحريم الخمر |
| (5) | تفسير القرطبي سورة البقرة 2: 173 | (ii) | تفسير احكام القرآن لابن عربي البقرة 2: 173 |

ہوگا وہاں پر اس کی گندہ عادتوں کے مضر اثرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ خنزیر کی بری عادتیں اس کے گوشت سے زیادہ برے اثرات مرتب کر سکتی ہیں۔ جو لوگ سور کو پالتے ہیں ان کے بقول خنزیر ہمہ خور (Omnivorous) ہے یعنی سبزی اور گوشت وغیرہ سب کچھ کھا لیتا ہے اس لئے دوسرے جانوروں کے مقابلے میں اس کو پالنا آسان اور سستا پڑتا ہے یہ انسانی پاخانہ کے علاوہ اپنا پاخانہ بھی کھا لیتا ہے^(۱)

خنزیر کے جنسی عادات و اطوار بھی دوسرے تمام جانوروں سے مختلف ہوتے ہیں یہ ہر جگہ اور ہر وقت جنس خواہش کی تکمیل میں لگا رہتا ہے اور اس کی مادہ بہت سارے نروں سے اپنا جنسی تسکین کرواتی ہے چنانچہ اس قسم کے بے حیا اور بے شرم جانور کا گوشت انسان کے اخلاق پر ضرور برا اثر ڈالتا ہے جن اقوام میں اس کے گوشت کا استعمال عام ہے وہ بھی سور کی طرح بے حیا اور بے شرم ہوتے ہیں۔^(۲)

سور کے گوشت میں دوسرے جانوروں کے مقابلے میں چربی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کا گوشت کھانے والوں کے خون میں کولسٹرول کی مقدار مناسب حد سے زیادہ ہوتی ہے جو خون کی نالیوں کی سختی امراض قلب اور بلڈ پریشر جیسے بیماریوں کا باعث بنتا ہے^(۳) اس لئے اس کا گوشت کھانا خطرے سے خالی نہیں ہوتا ہے اگرچہ امریکہ میں اس کے گوشت کی درجہ بندی کی جاتی ہے اول درجے کے گوشت میں چربی کی مقدار کو صحیح تناسب پر لایا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے اور تیسرے اور چوتھے درجے کے گوشت میں چربی کی مقدار تسلی بخش حد سے زیادہ ہوتی ہے^(۴) لیکن اس کے باوجود اس کی چربی سے پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو نہیں پایا جاسکا ہے اب تو مغرب میں عام لوگ بھی ایسے گوشت کا خریدنا پسند نہیں کرتے جس میں چربی کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور جو صحت کے لئے مضر ہو۔

سور کے گوشت میں بہت زیادہ چربی ہونے کے علاوہ چند ایک طفیلی کیڑے بھی ہوتے ہیں جو کہ انسان کے جسم میں داخل ہو کر مختلف بیماریوں کا باعث بنتے ہیں ان میں سے درج ذیل طفیلی کیڑے بہت اہم ہیں۔

۱۔ چپٹا کیڑا (Taeniasolium) اس طفیلی کیڑے کی لمبائی ایک ملی میٹر سے لیکر ۱۵ ملی میٹر تک ہوتی ہے یہ سور کے گوشت میں موجود رہتا ہے اور اس قسم کا گوشت کھانے سے یہ انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کا حملہ معدہ آنتوں عضلات اور دماغ پر ہوتا ہے انسانی جسم میں یہ اپنی نسل کو بڑھاتا رہتا ہے اور تقریباً چار ہزار کے

(۱) دیکھیے P:187 (Islamic Medicine (Shahid)) (ii) مع الطب فی القرآن ص: 137

(۲) المصالح العظیہ لاحکام اہلہ ص: 279

(۳) دیکھیے Anim. The effects of fat thickness and sex on pig meat quality prod. 43 (1986)p:535

(۴) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ "PORK"

قریب بچوں کو جنم دینے کے بعد انہیں پورے بدن میں پھیلا دیتے ہیں یہ بچے خون کے ساتھ بہہ کر جلد کے نیچے پھوں جوڑوں اور دماغ تک پہنچ جاتے ہیں جس کی وجہ سے جوڑوں میں مسلسل درد رہتا ہے^(۱) اور مسلسل اسال کی شکایت ہونے لگتی ہے^(۲) اگر یہ طفلی کیڑا ایک بار دماغ تک پہنچ جائے تو پھر یہ اس شخص کو مرکی Epilipsy کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔^(۳) غریب ملکوں میں (Brain tumor) دماغ کی رسولی کی ایک وجہ بھی طفلی کیڑا ہے۔^(۴)

2- گول کیڑا (Trichinella Spiralis) یہ طفلی کیڑا 1.51 ملی میٹر سے لیکر چار ملی میٹر تک لمبا ہوتا ہے یہ کیڑا بھی خنزیر کا گوشت کھانے سے انسانی جسم میں داخل ہو سکتا ہے اور چھوٹی آنت میں اپنے ارد گرد ایک حفاظتی حصار بنا کر اپنے لاروا کو خون کے ذریعے پورے جسم میں پھیلا دیتا ہے جس کی بناء پر انسان پھوں کے درد اور سو جھن میں مبتلا ہو جاتا ہے^(۵) اس کی وجہ سے ٹیل پاء (سو جھن کی وجہ سے پیروں اور پنڈلیوں کا پھول جانا) نامی بیماری لاحق ہو سکتی ہے اور انسان چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا^(۶) اس کیڑے سے پیدا ہونے والا درد اگر بہت زیادہ شدید ہو تو انفکشن کے باعث مریض چار سے چھ ہفتوں تک کے اندر اندر مر سکتا ہے۔^(۷)

3- نباتاتی جراثیم (Fungus)

یہ بیماریاں خنزیر سے انسانوں کو منتقل ہوتی ہیں اور انسان کی صحت پر برے اثرات ڈالتی ہیں۔

4- خلیہ خور (Virus) خنزیر بعض قسم کے خطرناک وائرس انسانوں کو منتقل کرنے کا باعث بنتے ہیں مثلاً ہاڈلے کتے کی بیماری Rabies انفلوئنزا اور (Swine influenza) دماغ کی جھلیوں کی بیماری۔^(۸) امریکہ اور یورپ میں سور کے گوشت کو مارکیٹ میں لانے سے قبل اس کا خورد بینی معائنہ کیا جاتا ہے اور جس سور کے گوشت میں یہ طفلی کیڑے پائے جائیں اس کو ضائع کر کے باقی ماندہ کو طفلی کیڑوں سے پاک کا شٹو کلیٹ دیا جاتا ہے اور اس کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے لیکن ان تمام تر احتیاطی تدابیر کے باوجود وہاں پر ان کیڑوں سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کمی واقع نہیں ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خورد بینی مطالعے بھی ان طفلی کیڑوں کو دھوڑنے میں ناکام ہو گئے ہیں ایک ممتاز مغربی ڈاکٹر Petty Wedexon کہتا ہے۔

(1) Encyclopaedia Britanica "Tape worm"

(2) Science and technology Int he Islamic world vol-6 July/ Sept 1988 P:160

(3) Islamic Medicine (Shahid) PP: 70-72

(4) ماہنامہ "الحق" اکوڑہ تنگ نومبر دسمبر 1972 "خنزیر کے نقصانات" (5) دیکھئے حوالہ نمبر 3 صفحہ 4

(6) کتاب المفردات ص: 426 (7) دیکھئے حالہ نمبر 2 صفحہ 4 (8) حوالہ نمبر 4 صفحہ 4

”درحقیقت جو مرض اس کے باعث فرانس، اٹلی، جرمنی، امریکہ اور برطانیہ میں عام ہے وہ مشرقی ممالک میں وہاں رہنے والوں کے مذہب میں حرام ہونے کی بناء پر نادرالوجود ہے۔“ (۱)

سور کے گوشت میں (CLOSTRIDIUM BETULINUM) نامی ایک خطرناک غذائی قسم Food Poisoning) کی بیکٹیریا ہو سکتا ہے جو کہ Neuro Paralysis نامی بیماری کا باعث بنتا ہے اس بیماری میں عمل تنفس کے عضلات شل ہو جاتے ہیں اور مریض جلدی مر جاتا ہے۔ (۲)

متحققہ (گلا گھونٹ کر مارا ہوا) متحققہ کے حروف اصلی ”خ ن ق“ ہے۔ اس کا مصدر خنق ہے اور اس کے معنی ہیں گلا گھونٹ کر یا دبا کر مارا ہوا جانور۔ (۳)

جو حلال جانور گلا گھٹنے سے مر جائے اور اسے اسلامی طریقے سے ذبح نہ کیا جائے شریعت نے اس کا گوشت حرام قرار دیا ہے دراصل کسی جانور کے دم گھٹنے یا گلا دبا کر مر جانے سے اسکے بدن سے خون کا اخراج نہیں ہوتا اور یہ خون بدن کے اندر رگوں میں منجمد ہو جاتا ہے چونکہ خون جراثیم کے نشوونما کا بہترین ذریعہ ہے (۴) اس لئے اس قسم کے جانور کا گوشت بہت جلد مائیکروب کی آماجگاہ بن جاتا ہے جس کی وجہ سے گوشت کا رنگ گہرا سرخ اور ذائقہ بدبودار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دم گھٹنے کی وجہ سے بدن میں ہشامن پیدا ہو جاتی ہے اور یہ گوشت کو بدبودار بنا دیتی ہے یہ جراثیم آلود گوشت انسانی صحت کے لئے مضر ہوتا ہے اس لئے اسلام نے اس قسم کے جانور کا گوشت کھانے سے منع کر کے انسانی صحت پر اس کے پڑنے والے برے اثرات سے انسانیت کو بچا لیا ہے۔

موقوفہ ذہن: وقد سے کھلا ہوا ہے اور ”وق ذ“ اس کا مادہ ہے۔

وقد باب وعد سے ہے اور اس کے معنی ہے لاشی یا کسی اور چیز کے ضرب سے مر جانے والا جانور۔ (۵)

متردیتہ: ۲

اس کے حروف اصلی ”ر د ی“ ہیں اور اسکے معنی ہیں پہاڑ یا کسی بلند جگہ سے گر کر مر جانے والا جانور۔ (۷)

(۱) روح اسلام ص: 1038

(2) Assessment of Botulism Hazards from cured meat (I) Products, Food Technology 36

(12) PP:95 PP: 95 - 104 (II) National health and Medical research council (NHMRC)

Nutrition policy statements, canberra: AGPS 1986.

(3) الخار بزیل مادہ ”خنق“ (4) Islamic thoughts and scientific creativity vol I No., 1990 p:26

(5) مع الطب فی القرآن الکریم ص: 135 (6) تاج العروس بزیل مادہ ”وق ذ“

(7) (i) تاج العروس زیر لفظ ”ر د ی“ (ii) الخار زیر لفظ ”ر د ی“

3: نطیجہ۔

اس کے حروف اصلی ”ن ط ح“ ہیں اور اس کے معنی ہیں سینک کے چوٹ سے مر جانے والا جانور^(۱) درج بالا تینوں صورتوں میں کسی بھی صورت میں اگر کسی جانور کی موت واقع ہو جاتی ہے تو اس کا گوشت استعمال کرنا از روئے شریعت حرام ہو جاتا ہے دراصل جب کسی جانور کو چوٹ لگتی ہے خواہ وہ کسی لاشی سے ہو کسی بلندی سے گر جانے سے ہو یا کسی دوسرے جانور کے سینک مارنے سے ہو تو اس جانور کے جسم میں اس چوٹ کی وجہ سے کچھ کیمیاوی تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں چوٹ کی جگہ سرخ ہو جاتی ہے پھر اس جگہ دم پڑ جاتے ہیں اور بعد میں وہ جگہ نیلی رنگ کی شکل اختیار کر جاتی ہیں حقیقت میں چوٹ کی وجہ سے جلد کے نیچے خون کی باریک باریک نالیاں پھٹ جاتی ہیں اور وہاں پر خون جمع ہو جاتا ہے اور یہی خون بدن کے باقی حصوں میں مائیکروب پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے جس جگہ پر چوٹ لگی ہوئی ہوتی ہے وہ معرصحت جراثیم کو جسم کے اندر لے جانے کا باعث بنتا ہے گویا یہ زخم جسم کے اندر داخل ہونے والے جراثیم کے لئے ایک دروازے کا کام دیتا ہے اور یوں یہ جراثیم اندر جا کر وہاں پر موجود موجد خون کو اپنی کمین گاہ بنا دیتے ہیں جسکی بناء پر اس قسم کے مردار جانور (بغیر ذبح کئے) کا گوشت قابل استعمال نہیں رہتا۔

اس کے علاوہ چوٹ کی وجہ سے جانور کے جسم میں ہسٹامین (Histamine) کا پیدا ہونا یقینی بات ہوتی ہے اور گوشت میں ہسٹامین کی بورج بس جاتی ہے جسکی بناء پر وہ گوشت بہت جلد گل سڑ جاتا ہے۔^(۲)

(1) (i) لسان العرب بذیل مادہ ”نطح“

(2) دیکھئے The cyclopeadia of Medicine and surgery under the heading

"Histamina"

000

مراجع و مصادر

- 1- قرآن کریم 2 احکام القرآن، ابو بکر محمد بن عبد اللہ ابن عربی 543ھ، دار الفکر بیروت 1974ء
- 3- لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر العازن) عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی دار المعارف للطباعة والنشر بیروت لبنان.
4. الجامع لا حکام القرآن (تفسیر القرطبی) ابی عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی 671ھ مطبعة دار الكتب المصرية لاهرة طبع دوم 1952ء
- 5- تفسیر ماجدی (انگریزی) عبدالماجد دریا بادی مطبع کراچی طبع اول 1991ء

- 6- تفسیر معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، ادارہ المعارف کراچی۔
- 7- الجامع الصحیح البخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری 254ھ سعید کتب کراچی۔
- 8- الجامع الصحیح المسلم، امام ابوالحسن مسلم بن حجاج نیشاپوری 261ھ سعید کتب کراچی۔
- 9- سنن ترمذی، امام حافظ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی 279ھ سعید کتب کراچی 1985ء
- 10- الجامع السنن حافظ ابی عبدالرحمان احمد بن شعیب النسائی 303ھ مکتبہ الفاروقیہ ملتان۔
- 11- سنن ابن ماجہ حافظ عبداللہ ابن ماجہ محمد بن یزید القزوینی 237ھ مکتبہ الفاروقیہ ملتان۔
- 12- الجامع السنن، ابوداؤد سلیمان ابن الاشعث بسحانی 275ھ مکتبہ امدادیہ ملتان۔
- 13- السنن الکبریٰ حافظ ابی بکر محمد بن حسین بن علی البیہقی 485ھ نشر السہ ملتان۔
- 14- مسند احمد امام احمد بن حنبل دار الفکر بیروت۔
- 15- نصب الرایۃ لاحادیث الحدیث بحال الدین ابی محمد عبداللہ بن یوسف التلمیسی 763ھ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور۔
- 16- الاسرار الطیبۃ والاحکام الفقہیۃ، محمد علی الباری الدار السعویہ جلد 1986ء
- 17- المصباح العقلیۃ لاحکام النقلیۃ مولانا اشرف علی تھانوی، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور۔
- 18- زاد المعاد، حافظ ابن قیم الجوزیہ 751ھ دار احیاء التراث العربی بیروت۔
- 19- طب نبوی اور جدید سائنس، ڈاکٹر خالد غزنوی، فیصل ناشران، کتب اردو بازار لاہور 1987ء
- 20- طب نبوی حافظ اکرام الدین واعظ الفیصل ناشران کتب لاہور۔
- 21- الاسلام والطب الحدیث، سعید جاعیدات المکتبۃ العلمیۃ لاہور 1978ء
- 22- مع الطب فی القرآن الکریم، دکتور عبدالحمید دیاب ودکتور احمد قرقوز، موسسہ علوم القرآن دمشق۔
- 23- تاریخ طب، حکیم راحت شمیم سوہدروی شیخ بشیر اینڈ سنز اردو بازار لاہور۔
- 24- روح اسلام عقیف عبدالفتاح طہارہ (اردو ایڈیشن) مکتبہ المدنی کراچی۔
- 25- احسن الفتاویٰ مفتی رشید احمد لدھیانوی قرآن مجل کراچی 26- کفایت المفتی، مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی مکتبہ امدادیہ ملتان
- 27- تاج العروس مرتضیٰ الزبیدی دار الکتب العربیہ بیروت۔
- 28- لسان العرب، علامہ ابن منظور، نشر ادب الحوزہ قم، ایران۔
- 29- المختار من صحاح اللغۃ محمد بن الدین عبدالحمید و محمد عبداللطیف السبکی انتشارات ناصر خسرو، جہان، ایران۔
- 30- جمہورۃ اللغۃ، علامہ ابن درید، مجلس دائرہ المعارف العمانیہ حیدرآباد دکن 1351ھ
- 31- کتب المفردات، حکیم مظفر حسین اعوان شیخ غلام علی اینڈ سنز انارکلی لاہور 1983ء
- 32- ماہنامہ ”الحق“، اکوڑہ ٹینک نومبر دسمبر 1972ء